جنت ماں باپ کے قدموں تلے ہے (مسند امام احمد)
اسلام
اور
شانِ والدین
حسب الارشاد
سفیرِ عشقِ رسول، محافظِ ناموسِ رسالت، یادگارِ اسلاف
امیر المجاہدین، شیخ الحدیث، عارف باللہ، حضرت اقدس
حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ
امیر فدایانِ ختم نبوت پاکستان
مؤلف
مفتی محمد فیاض احمد سعیدی
ناظم اعلیٰ جامعہ سراج الحرمین
سراج الحرمین پبلی کیشنز اچھرہ، لاہور
0334 4001418

ماں اور باپ دونوں کے قدموں تلے جنت ہے (مسند امام احمد)

اسلام اور شانِ والدین

حسبُ الاِرشادُ
سفیرِ عشقِ رسول، محافظِ ناموسِ رسالت، یادگارِ اسلاف
امیر المجاہدین، شیخ الحدیث، عارف باللہ، حضرت اقدس
حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ
امیر فدایان ختم نبوت پاکستان

مؤلف
مفتی محمد فیاض احمد سعیدی
ناظم اعلیٰ جامعہ سراج الحرمین

سراج الحرمین پبلی کیشنز اچھرہ، لاہور
0334 4001418

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

پروف ریڈنگ:۔ علامہ ضیاء احمد قادری

علامہ محمد شہریار ارشد رضوی

تحریک:۔ علامہ اظہار احمد چشتی (ناظم تعلیمات جامعہ سراج الحرمین)

حروف ساز:۔ حافظ اصغر علی نقشبندی (جامع مسجد خضراء)

مولانا صوفی شاہد علی واحدی (مدینہ منورہ)

محترم سجاد نسیم عطاری

محترم سہیل ارشد واحدی

محمد سہیل حنیف عطاری

ہدیہ:۔ ------------

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم امابعد!

حدیث دل

خالق کائنات جل شانہٗ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو(۲:۸۳)

☆ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بڑھاپے میں والدین دونوں یا ایک کو پایا اوران کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی وہ ذلیل ہوا ہے۔(۱)

☆ وہ دونوں جنت اور دوزخ ہیں یعنی انہیں راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض کرنے سے دوزخ ملے گی۔(۲)

☆ انکی رضا سے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ناراضی سے جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔(۳)

☆ انکی طرف ایک بار دیکھنا حج مقبول کا ثواب ہے۔(۴)

کافرہ ماں سے بھی حسن سلوک کا حکم دیا گیا: وہ حرہ نامی لڑکی کی والدہ مشرکہ تھی اس نے دھوپ میں اپنی ماں کو اُٹھایا جب اس کے پاؤں جلنے لگے تو وہ بیٹھ گئی اور ماں کو گود میں بٹھایا اس پر سایہ کیا پھر منزل مقصود تک پہنچایا جان کائنات ﷺ نے فرمایا: اس خدمت کی وجہ سے وہ لڑکی جنت میں داخل ہوگئی۔(۵)

☆ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ والدہ کی خدمت کی وجہ سے جنت میں قرآن پڑھ رہے تھے۔(۶)

☆ والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے ایک شخص کی عصر کے بعد قبر پھٹی تھی وہ گدھے کی طرح ہنستا تھا۔(۷)

---

(۱) صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۵۵۱ (۲) ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۶۶۲ (۳) شعب الایمان رقم الحدیث ۷۹۱۶ (۴) شعب الایمان رقم الحدیث ۷۸۵۶ (۵) شعب الایمان رقم الحدیث ۷۹۲۴ (۶) شرح السنہ رقم الحدیث ۳۳۱۲ (۷ کتاب البر والصلہ لابن جوزی ۱۳۸۔

اسلام نے والدین کی یہ شان بیان کی لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ جہاں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں وہاں نوجوان نسل بالخصوص ''چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو'' کے مصداق دکھائی دیئے، اپنوں سے بیگانے ہونے لگے، رشتے داریاں جنہیں جوڑے کا حکم دیا گیا تھا اس کو توڑنے لگے، رشتوں کو دولت کی نگاہ سے دیکھنے لگے، غربت کی وجہ سے قریبوں کو دور اور اجنبیوں کو دولت کی وجہ سے رشتہ داروں کے زمرے میں داخل کرنے لگے نوبت بایں جارسید کہ والدین سے بیزار ہوکر انہیں اولڈ ہاؤسز میں چھوڑنے لگے۔ اس مرض کے تدارک کے لئے چند شرعی احکامات ''اسلام اور شانِ والدین'' کے نام سے کچھ زینت قرطاس کیا تاکہ بے راہ روی کا شکار معاشرہ اپنے والدین کی خدمت کو عظمت جان کر سرانجام دے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہو۔ آخر میں اولاد کے حقوق بھی درج کردیئے اس لئے کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا: باپ کے ذمہ اولاد کے بھی حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔ تاکہ والدین اولاد کے حقوق سے آگاہ ہوکر اپنی تقصیرات پر نظرثانی کر کے ان کے حقوق سے عہدہ برآں ہوں۔

خالق کائنات جل شانہ اس رسالہ کو نافع بنائے آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد فیاض احمد سعیدی

حال مقیم درحجرہ مسجد خضرا شاہ دین سکیم اچھرہ لاہور

والدین سے حسن سلوک

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا (الاسراء:۲۳)

''اورحکم فرمایا ہے آپ کے رب نے کہ نہ عبادت کرو بجز اس کے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو وحدہٗ لاشریک نہ مانو، اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، نافرمانی اور معصیت میں کسی کی بات نہ مانو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، والدین سے حسن سلوک کرو اوران سے نرم رویہ اختیار کرو۔

اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوۡ کِلٰاھُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّھُمَا اُفٍّ (الاسراء:۲۳)

''اگر بڑھاپے کو پہنچ جائیں تیری زندگی میں ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں تو انہیں اف تک مت کہو''

یعنی نہ تو انہیں گالی دو نہ ان سے گھٹیا کلام کرو ایک قول یہ بھی ہے کہ جب والدین ضعیف و معمر ہو جائیں اور انہیں بول و براز کے لئے تمہاری ضرورت ہو تو اس وقت ناک نہ چڑھاؤ اور نہ ہی چہرے پہ تیوریاں ڈالو تمہاری صغرسنی میں وہ بھی تو تمہارے بول و براز کی مشقت برداشت کرتے رہے۔

وَلَا تَنۡھَرۡ ھُمَا ''اور انہیں مت جھڑکو''

یعنی ان سے درشت کلامی نہ کرو

وَقُلۡ لَّھُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا وَاخۡفِضۡ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (الاسراء:۲۳،۲۴)

''اور جب ان سے بات کرو تو بڑی تعظیم سے بات کرو اور جھکادو ان کے لئے تواضع وانکسار کے پر رحمت ومحبت سے اور عرض کرو اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم

فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا''

جب مرجائیں تو ان کی بخشش ومغفرت کی دعا کریں یعنی اولاد پہ واجب و ضروری ہے کہ وہ والدین کی زندگی اور ان کے وصال کے بعد ان کے حقوق کو پورا کرے ان کے لئے ہر نماز کے ساتھ مغفرت کی دعا کرے۔

کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ۔جس طرح انہوں نے بڑی محبت وپیار سے بچپن میں مجھے پالا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے کہ الٰہ العالمین! جس طرح بچپن میں انہوں نے میری خدمت کی تھی کہ میں بڑا ہو گیا پس میری طرف سے انہیں جزائے مغفرت عطا فرما۔

تین تین کے بغیر قبول نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین آیات اس طرح نازل ہوئی ہیں کہ ان میں ایک بات دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک بھی دوسرے کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔ ان میں ایک اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ (النساء:۵۹) اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم مانے اور رسول اللہ ﷺ کا حکم نہ مانے اس کا یہ عمل مقبول نہ ہوگا۔ دوسرا ارشاد خداوندی ہے:

اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (البقرہ:۴۳)

پس جو شخص نماز پڑھتا ہے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں ہوئی۔

تیسرا قول خداوندی یہ ہے:

اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ (لقمان:۱۴) ''میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرو''۔

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے لیکن ماں باپ کی ناشکری کرے، اُس کا یہ عمل بھی مقبول نہیں ہوتا۔

اسی لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

رضی اللّٰہ فی رضی الوالدین وسخط اللّٰہ فی سخط الوالدین

''اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کے راضی ہونے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے'' (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۲)

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے ماں باپ اس پر راضی ہوں تو وہ یوں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کی طرف دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور جو آدمی اس حالت میں شام کرے اس کے لئے بھی اس کی مثل ہے۔ اور اگر ایک (ماں یا باپ میں سے ایک) ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اگرچہ وہ اس پر زیادتی کریں (تین بار فرمایا) اور جو آدمی اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہوں تو وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جہنم کی طرف دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر شام اسی طرح کرے تو اسی کی مثل ہے اور اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اگرچہ اس کے ماں باپ اس پر زیادتی کریں (تین بار فرمایا) (شعب الایمان رقم الحدیث: ۷۱۱۶)

جنت کی خوشبو سے محروم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آتی ہے لیکن ماں باپ کا نافرمان اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا اسے محسوس نہیں کرسکتا۔ (الکامل، ج ۶، ص ۲۱۵۰)

حسن سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے؟

حضرت بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!

حسن سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں

فرماتے ہیں میں نے عرض کی: پھر کون؟

ارشاد فرمایا: تیری ماں

میں نے عرض کی: پھر کون؟

ارشاد فرمایا: تیری ماں

میں نے پھر عرض کی: پھر کون؟

ارشاد فرمایا: تیرا باپ

پھر جو اس کے قریب رشتہ دار ہے پھر جو اس کے قریب رشتہ دار ہے۔

(بخاری شریف رقم الحدیث: ۵۹۷۱)

ماں کے احسان کا بدل نہیں ہوسکتا

ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنی والدہ کی شکایت کی کہ میری والدہ بدمزاج ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے نو مہینہ تک پیٹ میں لئے پھرتی رہی اس وقت بدمزاج نہ تھی۔ اس شخص نے پھر کہا میری ماں بدمزاج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تیرے لئے ساری ساری رات جاگتی تھی اور راتوں کو اٹھ کر دودھ پلاتی تھی تو اس وقت بدمزاج نہ تھی۔

اس کے بعد وہ کہنے لگا۔ میں اس محنت و مشقت کا بدلہ اُتار چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو نے کیسے بدلہ اُتار دیا؟ تو اس نے جواب دیا میں نے اپنے کندھوں پر بٹھا کر اس کو حج کرایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی ماں کی اس تکلیف کا بدلہ بھی دے سکتا ہے جو درزہ کے وقت اُس نے برداشت کی؟۔ (تفسیر کشاف ج ۲ ص ۲۵۹)

جامع نصیحت آموز حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی عورتوں سے پاکیزہ رہو۔ تمہاری عورتیں پاکیزہ رہیں گی۔ تم اپنے والدین کی خدمت اور اطاعت کرو۔ تمہاری اولاد تمہاری خدمت کرے گی۔ تمہارا بھائی تمہارے پاس معذرت کرتے ہوئے آئے، تو اسے قبول کرلو۔ خواہ حق ہو یا باطل۔ اگر ایسا نہ کروگے، تو حوض کوثر پر تم نہ آسکوگے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں گی۔ اپنے ماں باپ کے خدمت گزار بنو۔ تمہاری اولاد تمہاری خدمت گار ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم والدین کی خدمت اور اطاعت کرو۔ تمہاری اولاد تمہاری اطاعت گزار ہوگی۔ تم دوسروں کی عورتوں سے پاکیزہ رہو۔ تمہاری عورتیں بھی پاکیزہ زندگی گزاریں گی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳)

والدین کی خدمت سے عمر میں برکت

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے والدین کی خدمت کی، اسے مبارک ہو۔ اللہ جل شانہ اس کی عمر دراز فرمادے گا۔

(الادب المفرد ص ۱۶)

حکایت:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے گذشتہ رات عجب خواب دیکھا۔ ہماری اُمت کے ایک شخص کے پاس ملک الموت

آئے کہ اس کی روح قبض کریں۔ لیکن والدین کے حسن سلوک نے ملک الموت کو روح قبض کرنے سے روک دیا اور ملک الموت اسے چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ (یعنی کچھ مہلت اور مل گئی) (عمدۃ القاری: ج ۲۲ ص ۹۲)

دنیا میں جزا و سزا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدائے پاک تمام گناہ جسے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے، مگر والدین کی نافرمانی اور ناراضگی کی سزا اس دُنیا میں اسے مرنے سے پہلے مل جاتی ہے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۱۵۶)

ایک صاحب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ میری والدہ اتنی عمر رسیدہ وضعیف ہوچکی ہیں کہ وہ میری کمر پر سوار ہوئے بغیر اپنا کوئی کام کاج نہیں کرسکتیں (یعنی ہر وقت انہیں اپنی کمر پر پھراتا ہوں) تو کیا اس طرح میں نے ان کا حق ادا کردیا ہے؟

انہوں نے فرمایا: جی نہیں!

لأَنَّهَا كَانَتْ تَصْنَعُ ذٰلِكَ بِكَ وَهِيَ تَتَمَنّٰى بَقَائَكَ وَأَنْتَ تَصْنَعُهُ تَتَمَنّٰى فِرَاقَهَا۔

ترجمہ: ”اس لئے کہ تمہاری والدہ تمہارے ساتھ بھی یہی کیا کرتی تھیں اور پھر اس کی تمنا یہ ہوتی تھی کہ تمہیں زندگی ملے تو اس کی خوشیاں اور بہاریں دیکھے۔ اور تم اسے اُٹھا کر پھرتے اور یہ تمنا کرتے ہو کہ تمہاری جان اس سے جلدی چھوٹ جائے“ (المستطرف ص ۳۷۶)

ماں کی دعا کا کرشمہ

حافظ بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ جو تیسری صدی ہجری کے لوگوں میں سے ہیں بہت بڑے عالم، اللہ والے اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ایک عورت حافظ بقی بن مخلد کے پاس آئی اور کہا:

اِنَّ ابُنِی قَدُ أَسَرَتُهُ الافِرَنجُ، وَاِنِّی لاَ أَنَامُ اللَّیُلَ مِنُ شَوُقِی اِلَیُهِ، وَلِی دُوَیُرَۃٌ اُرِیُدُ اَنُ اَبِیُعَهَا لِاَسُتَفُکَهُ، فَاِنُ رَأَیُتَ اَنُ تُشِیُرَ عَلٰی أَحَدٍ یَأُخُذُهَا لِاَسُعٰی فِیُ فِکَاکِهٖ بِثَمَنِهَا، فَلَیُسَ یَقِرُّ لِیُ لَیُلٌ وَلاَ نَهَارٌ، وَلاَ أَجِدُ نَوُمًا وَلاَ صَبُرًا وَلاَ قَرَاراً وَلاَ رَاحَةً۔

ترجمہ: ”میرے بیٹے کوانگریزوں نے قیدی بنالیا ہے، میں اپنے بیٹے کی ملاقات کے شوق میں رات کوسونہیں سکتی۔ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھر ہے، میں اسے بیچنا چاہتی ہوں تا کہ اپنے بیٹے کوآزاد کرواسکوں۔ اگر آپ کومناسب معلوم ہوتو کسی کو میرا گھر خریدنے کے لئے مشورہ دے دیں، کہ وہ مجھ سے خرید لے تا کہ میں اپنے بیٹے کوآزاد کروانے کی کوشش کروں۔ میں (اپنے بیٹے کی فکر میں) رات دن بے چین ہوں، نہ ہی مجھے نیند آتی ہے نہ صبر نہ قرار اور نہ ہی میرے لئے کسی قسم کی کوئی راحت حاصل ہے“

امام صاحب نے کہا ابھی تو تم واپس چلی جاؤ میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس معاملے پر غور کروں گا۔ پھر انہوں نے اپنے سر کو جھکایا اور ان کے ہونٹ اس عورت کے بیٹے کی انگریزوں کی قید سے رہائی کے لئے دعا کرتے ہوئے ہلنے لگے۔

وہ عورت چلی گئی پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ وہ عورت دوبارہ امام صاحب کے پاس آئی اور اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا، وہ عورت اُن سے کہنے لگی: اِسُمَعُ خَبُرَهُ، یَرُحَمُکَ اللّٰهُ۔

ترجمہ: ”آپ اس کا واقعہ سنیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے“

چنانچہ انہوں نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ تو اس نے کہا: میں اُن قیدیوں کے ساتھ ہوتا تھا جو بادشاہ کی خدمت کیا کرتے تھے اور ہم بیڑیوں میں قید ہوتے تھے، ایک دن میں چلا جارہا تھا کہ اچانک بیڑی میرے پیروں سے کھل کر گرگئی، چنانچہ جو شخص میری نگرانی کیا کرتا تھا وہ میرے پاس آیا اور مجھے سب وشتم کرتے ہوئے کہنے لگا:

تم نے اپنے پیروں سے بیڑی کیوں کھولی؟

میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں، بیڑی میرے پیروں سے گرگئی اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلا پھر لوہار کو لایا گیا اور اس نے پھر میرے پاؤں میں دوبارہ مضبوط بیڑی ڈال دی اس کے بعد میں چند قدم ہی چلا تھا تو بیڑی میرے پاؤں سے پھر گرگئی۔ تو انہوں نے اس معاملے کو دیکھتے ہوئے اپنے پادریوں سے اس بارے میں پوچھا۔

فَقَالُوُا: لَهُ وَالِدَۃٌ؟۔

فَقُلُتُ: نَعَمُ!۔

فَقَالُوُا! اِنَّهَا قَدُ دَعَتُ لَکَ وَقَدِاسُتُجِیُبَ دُعَاءُهَا.

ترجمہ: ”انہوں نے پوچھا، کیا اس کی والدہ ہے، میں نے کہا: ہاں! تو وہ کہنے لگے: اس نے تمہارے لئے دعا کی ہے اور اس کی دعا قبول ہوگئی ہے“۔

پھر ان پادریوں نے مجھے آزاد کرنے کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ انہوں نے مجھے آزاد کردیا اور مجھے امان دی، یہاں تک کہ میں اسلامی سلطنت میں پہنچ گیا۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۱۱ص ۴۵)۔

جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رفاقت نصیب ہوئی

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہیہ میں درخواست کی کہ جنت میں جو میرا رفیق ہوگا، اگر وہ اس وقت دنیا میں زندہ ہے تو مجھے اس پر مطلع فرمادیں تا کہ میں دنیا میں ہی اس سے ملاقات کرسکوں؟

آپ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا کہ فلاں شہر میں فلاں قصاب ہے۔ آپ یہ حکم سنتے ہی اس قصاب کے پاس پہنچے تو دیکھتے ہی حیران ہوگئے کہ یہ تو ایک عام آدمی ہے، لیکن اس کا درجہ بہت بلند فرمایا گیا ہے کہ پیغمبر کا اس کو جنت میں رفیق بنایا گیا ہے، نہ معلوم اس کا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا ہے؟ اس کا عمل معلوم کرنے کی خاطر آپ نے اس قصاب سے جو دکان بند کرکے ایک ٹکڑا گوشت کا گھر لے جارہا تھا دریافت کیا کہ

فلاں شخص تو ہی ہے؟

اس نے کہا: ہاں! میں ہی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تو کسی کو اپنے پاس مہمان بھی ٹھہرا لیا کرتا ہے؟

جواب ملا کہ ہاں! اگر آپ میرے غریب خانہ پر ٹھہرنا چاہتے ہیں تو سر آنکھوں پر۔ چنانچہ اس قصاب کا عمل دریافت کرنے کے لئے آپ اس کے ساتھ ہو لیئے۔ گھر پہنچ کر اس نے نہایت بوڑھی والدہ جو کہ چارپائی پر لیٹی نظر بھی نہیں آتی تھی اس کے لئے لذیذ شوربا تیار کیا، اس کے بعد والدہ کا منہ اور لب وغیرہ خود صاف کئے اور شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے بھگو بھگو کر خود اس کے منہ میں ڈالنے لگا جب روٹی کھلا چکا تو والدہ کا منہ صاف کیا اور والدہ کے ہاتھ بھی صاف کئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے، کھانا کھانے کے بعد بڑھیا نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ کہا۔ بڑھیا کے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھ کر جناب موسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا کو مخاطب کر کے فرمایا: تم نے جو ہونٹ ہلائے ہیں یہ کیا کہا ہے؟

بڑھیا نے آہستہ سے عرض کیا: "یہ میرا لڑکا ہے اور روزانہ میری اسی طرح خدمت کرتا ہے، میں نے اس کے حق میں پہلے بھی اور اس وقت بھی یہ دُعا کی ہے: یا اللہ! میرے بیٹے کو میری خدمت کے عوض میں موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق بنا دیجئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"تمہاری دُعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے اور دنیا میں ہی مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیرا یہ لڑکا جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ اسی لئے میں تیرے لڑکے کا عمل دیکھنے کے لئے تیرے گھر آیا ہوں۔ تجھے مبارک ہو۔ اللہ نے تیری دعا قبول کر لی ہے اور تیری خدمت کے صلہ میں اس کو جنت میں میرا رفیق بنا کر دنیا میں ہی اعلان کر دیا گیا"۔ (برالوالدین ص ۴۹)

زبان کلمے سے رک گئی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے عہد میں علقمہ نامی ایک شخص بڑا محنتی اور کھلے دل سے صدقہ وخیرات کرنے والا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہوا تو اس کا مرض بڑھتا ہی چلا گیا اس کی بیوی نے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں معروضات پیش کیں کہ میرا شوہر موت وزندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ کو اطلاع کر دوں حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال، حضرت علی، حضرت سلمان اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضرت علقمہ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ مختصر سا اجتماع چل پڑا۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر انہوں نے کلمہ کی تلقین کی تو علقمہ کی زبان سے کلمہ ادا نہ ہوتا تھا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین ہو گیا کہ علقمہ کلمہ نہ پڑھنے کیوجہ سے ہلاک ہو جائے گا تو انہوں نے صورتحال سے آگاہی کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت جلیلہ میں روانہ کر دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا اس کے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ باپ تو فوت ہو چکا البتہ ماں زندہ ہے لیکن وہ بھی بڑی عمر رسیدہ، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اس کی ماں کو میرا سلام بھی کہو اور کہو کہ اگر آ سکتی ہو تو میرے پاس آ جائے ورنہ انتظار کرے اللہ کے رسول اس کے پاس تشریف لا رہے ہیں۔ علقمہ کی ماں کو یہ پیغام ملا تو وہ کہنے لگی کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات طیبہ پہ میں صدقے میں واری، میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دوں گی۔ اس نے اپنی لاٹھی پکڑی اور لاٹھی ٹیکتی ہوئی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی بارگاہِ نبوی ﷺ میں اس نے سلام عرض کیا حضور ﷺ نے جواب عنایت فرمایا۔ پوچھا! سچ سچ بتاؤ علقمہ کی حالت ایسے کیوں ہے؟ اگر غلط بیانی کرو گی تو بذریعہ وحی مجھے بتا دیا جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! علقمہ نماز روزے کا بھی پابند تھا اس قدر صدقہ وخیرات کرتا کہ اسے بھی دیناروں کے وزن اور

ان کی تعداد کا علم نہ ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا! کہ تمہارے ساتھ اس کا رویہ کیسا تھا؟ عرض کیا کہ میں اس پہ ناراض ہوں۔ پوچھا کیوں؟ کہا کہ وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا تھا ہر کام میں میری نافرمانی کرتا اور اس کی بات کو مانتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اس کی ماں کی ناراضی نے اس کی زبان کو کلمہ شہادت ادا کرنے سے روک دیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! لکڑیوں کا انبار جمع کرو تا کہ ہم اس ماں کے نافرمان کو آگ کے انگاروں میں اٹھا پھینکیں ماں کی ممتا تڑپ اٹھی عرض کرنے لگی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! میرے جگر گوشہ کو میرے سامنے آپ آگ میں جلائیں گے میرا دل کیسے برداشت کرے گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں اللہ تعالیٰ کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت اور دائمی ہے۔ اگر تیری خوشی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے تو پھر تو اس سے راضی ہوجا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو ناراض رہی تو نہ اسے نماز فائدہ دے گی اور نہ ہی صدقہ۔ علقمہ کی والدہ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں آسمانوں کے مالک اللہ تعالیٰ کو، آپ ﷺ کو اور موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں نے علقمہ کو معاف کر دیا۔ میں اس سے راضی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا اے بلال! جاؤ دیکھو کہ علقمہ کی زبان پہ کلمہ جاری ہوا یا نہیں ممکن ہے علقمہ کی ماں نے مجھ سے حیا کرتے ہوئے کہہ دیا ہو اور دل سے راضی نہ ہوئی ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ چل پڑے جب دروازے پہ پہنچے تو علقمہ کے کلمہ پڑھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ قریب پہنچے تو کہا کہ علقمہ کی ماں کی ناراضی نے علقمہ کی زبان بند کر دی تھی اب وہ راضی ہو چکی اور ماں کی رضامندی نے اس کی زبان کھول دی اور وہ اسی دن وصال فرما گئے۔

حضور اکرم ﷺ خود تشریف لائے تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا اور پھر آپ ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی پھر ان کی تدفین کے بعد قبر پہ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے مہاجرین

وانصار کے گروہ! جس نے اپنی بیوی کو اپنی ماں پہ ترجیح دی اس پہ اللہ کی لعنت ہے ایسے شخص کے نہ تو فرائض قبول ہوتے ہیں اور نہ ہی نوافل۔ (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۱۸۹)

دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ (کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۵۸)

والد کی دعا اولاد کے حق میں ایسے قبول ہوتی ہے جیسے نبی کی دعا امت کے حق میں ہوتی ہے۔

باپ کی دعا کا کرشمہ

حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کے چار بیٹے تھے۔ باپ اللہ کے حکم سے بیمار ہوا۔ ان بیٹوں میں سے ایک نے اپنے تین بھائیوں سے کہا:

"اِمَّا اَنْ تُمَرِّضُوْا اَبَانَا وَلَیْسَ لَکُمْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ شَیْءٌ وَاِمَّا اَنْ اُمَرِّضَہٗ وَلَیْسَ لِیْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ شَیْءٌ"

ترجمہ: "اگر تم باپ کی تیمارداری اس شرط پر کرو کہ تم کو باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا، تو کرو ورنہ میں اس شرط پر خدمت کرتا ہوں کہ میراث میں سے کچھ نہ لوں گا"

وہ اس پر راضی ہو گئے کہ تو ہی اس شرط پر تیمارداری کر، ہم نہیں کرتے۔ اس نے خوب خدمت کی، جب باپ کا انتقال ہوا تو شرط کے موافق اس نے کچھ نہ لیا۔ رات کو خواب میں دیکھا، کوئی شخص کہتا ہے:

اِئْتِ مَکَانَ کَذَا وَکَذَا تَجِدْ فِیْہِ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَخُذْھَا۔

ترجمہ: فلاں جگہ سو دینار رکھے ہوئے ہیں وہ تو لے لے۔

اس نے خواب میں اس کہنے والے سے دریافت کیا:

بِبَرَکَۃٍ اَوْ بِلَا بَرَکَۃٍ۔

ترجمہ: ان میں برکت بھی ہوگی یا نہیں۔

اس نے کہا:

بِلَا بَرَكَةٍ۔

ترجمہ: برکت ان میں نہیں ہے۔

صبح کو بیوی سے خواب کا ذکر کیا تو بیوی نے کہا:

اِذْهَبْ فَخُذْهَا فَاِنَّ بَرَكَتَهَا اَنْ تَكْسُوَنِيْ مِنْهَا وَنَعِيْشُ مِنْهَا فَاَبٰى وَقَالَ: لَا آخُذُ شَيْئًا لَيْسَ فِيْهِ بَرَكَةٌ فَلَمَّا اَمْسٰى اُتِيَ فِيْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ۔

ترجمہ: آپ جا کر اُسے نکال لیجئے اور اُس کی برکت یہی ہے کہ آپ مجھے اُس رقم سے کپڑے پہنائیں اور ہم اپنی زندگی اُس رقم سے گزاریں۔لیکن اُس نے کہا کہ میں ایسی چیز نہیں لوں گا جس میں برکت نہ ہو۔

بیوی نے ان کے نکالنے پر اصرار کیا لیکن اس نے انکار کیا۔

دوسرے دن پھر خواب دیکھا جس میں کسی دوسری جگہ دس دینار بتائے گئے اور کہا گیا:

اِئْتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ۔

ترجمہ: فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے دس دینار لے لو۔

اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔اس نے کہا کہ برکت ان میں نہیں ہے۔اس نے صبح کو بیوی سے اس کا بھی ذکر کیا اس نے پھر اصرار کیا مگر اس نے انکار کیا۔

تیسری رات اس نے پھر خواب دیکھا کوئی شخص کہتا ہے۔

اِئْتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ دِيْنَارًا۔

ترجمہ: فلاں جگہ جاؤ وہاں تجھے ایک دینار ملے گا، وہ لے لے۔

اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔

اس شخص نے کہا:

نَعَمْ اِذًا۔

ترجمہ: ہاں اس میں برکت ہے۔

یہ جا کر وہ دینار لے آیا اور بازار میں جا کر اس سے دو مچھلیاں خریدیں، جن میں سے ہر ایک کے اندر سے ایک ایسا موتی نکلا جس قسم کا موتی عمر بھر کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔

بادشاہِ وقت نے ان دونوں کو بہت اصرار سے نوے خچروں کے برابر سونے میں خریدا۔(رونق المجالس ص ۲۹ از فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ)

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند متصل کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والد کو بلا کر لاؤ۔اسی وقت جبرئیل امین تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جب اس کا باپ آجائے تو اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں؟ خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔ جب وہ شخص اپنے والد کو لے کر پہنچا، تو آپ ﷺ نے والد سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے۔کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کا مال چھین لیں؟

والد نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی، خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اِيْه'' (جس کا مطلب یہ تھا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی، اب اور کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں)۔

اس کے بعد اس کے والد سے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں، جن کو ابھی تک خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا اور یقین بڑھا دیتا ہے۔(جو بات کسی نے نہیں سنی، اس کی اطلاع آپ کو ہوگئی، جو ایک معجزہ ہے) پھر اس نے عرض کیا کہ یہ حقیقت ہے کہ میں

نے چند اشعار دل میں کہے تھے۔ جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا، آپ نے فرمایا ہمیں سنادو۔ اس وقت اس نے یہ اشعار ذیل سنائے۔

۱۔ غَذَوْتُکَ مَوْلُوْدًا وَمُنْتُکَ یَافِعًا
تَعُلُّ بِمَا اَجْنِی عَلَیْکَ وَتُنْهَلُ

"میں نے تجھے بچپن میں غذادی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی، تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا"

۲۔ اذا لیلة ضافتک بالسقم لم ابت
لسقمک الاسهرا اتململ

"جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آ گئی، تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کے سبب بیداری اور بے قراری میں گزاری"

۳۔ کانی انا المطروق دونک بالذی
طرقت به دونی فعینی تهمل

"گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے تمہیں نہیں، جس کی وجہ سے میں تمام شب روتا رہا"

۴۔ تخاف الردی نفسی علیک وانها
لتعلم ان الموت وقت موجل

"میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا، حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے، پہلے پیچھے نہیں ہوسکتی"

۵۔ فلما بلغت السن والغاية التی
الیها مدی ما کنت فیک اومل

"پھر جب تم اس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے، جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا"

۶۔ جعلت جزائی غلظة و فظاظة

کانک انت المنعم المتفضل

"تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی بنادیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان وانعام کر رہے ہو"

۷۔ فلیتک اذلم ترع حق ابوتی
فعلت کما الجارُ المصاقب یفعل

"کاش اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہوسکتا تو کم از کم ایسا ہی کر لیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے"

۸۔ فاولیتنی حق الجوار ولم تکن
علی بمال دون مالک تبخل

"تو کم از کم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا"

رسول اللہ ﷺ نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا "اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ" یعنی جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب تیرے باپ کا ہے۔
(تفسیر قرطبی ج۶ ص۲۴۶)

والدین کے تفصیلی حقوق

کہا جاتا ہے کہ اولاد کے ذمہ والدین کے دس حقوق ہیں۔

(۱) جب انہیں کھانا کھانے کی ضرورت ہو تو انہیں کھانا کھلائے۔

(۲) لباس کی ضرورت ہو تو حسب استطاعت لباس فراہم کرے

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا (لقمان:۱۵)

البتہ گزران کروان کے ساتھ دنیا میں خوبصورتی سے

اس کی تفسیر حضور اکرم ﷺ سے یوں مروی ہے کہ والدین بھوکے ہوں تو انہیں کھانا کھلایا جائے۔

(۳) بوقت خدمت حق خدمت میں کوتاہی نہ کرے۔

(۴) والدین طلب فرمائیں تو بسر و چشم حاضر ہو۔

(۵) جب حکم دیں تو ان کی فرمانبرداری ہر ممکن طریقہ سے کرے بشرطیکہ معصیت وغیبت کا حکم نہ ہو۔

(۶) نرمی سے گفتگو کرے درشت کلامی سے اجتناب برتے۔

(۷) ماں، باپ کا نام لے کر انہیں آواز نہ دے۔

(۸) چلتے وقت ماں باپ سے پیچھے پیچھے چلے۔

(۹) جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی ماں، باپ کے لئے پسند کرے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند جانے وہی ماں باپ کے لئے ناپسند جانے۔

(۱۰) جب کبھی اپنے لئے دعا کرے تو والدین کے لئے بھی دعا کرے، اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے کلام کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (نوح:۲۸)

'اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے فرمایا کہ انہوں نے یہ دعا مانگی:

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم:۴۰،۴۱)

وفات کے بعد حقوق والدین

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ والدین کے لئے دعاؤں کے سلسلہ کو ترک کر دینا اولاد کی معیشت کی تنگی کا سبب بن جاتا ہے۔ والدین کے وصال کے بعد تین چیزوں کے ذریعے ماں، باپ کو راضی کیا جاسکتا ہے۔

پہلی چیز: اولاد کو چاہیے کہ وہ اپنی اصلاح کرے کیونکہ اولاد کے حوالے سے

والدین کو ان کی اصلاح سے بڑھ کر کوئی عمل زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

دوسری چیز: والدین کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کے ذریعے ان کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔

تیسری چیز: والدین کے لئے بخشش واستغفار کی دعا کر کے اور ان کی طرف سے صدقہ وخیرات کر کے بھی انہیں راضی کیا جاسکتا ہے۔

سب سے بڑی نیکی

سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ (مسلم شریف: ج۲ ص۳۱۴)

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ (قبیلے) کا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے والدین کی وفات کے بعد ان کا کوئی حق میرے ذمہ ہے جسے میں پورا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرو، ان کے (کئے گئے) وعدے کو پورا کرو ان کے دوستوں کی عزت کرو اور ان لوگوں سے صلہ رحمی کرو جن سے صرف ان کی وجہ سے صلہ رحمی کی جاسکتی ہے۔ (ابوداؤد ج۲ ص۳۴۴)

بعد از وفات تفصیلی حقوق والدین

(۱) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز، غسل، وکفن ونماز ودفن ہے اور ان کاموں میں سنن ومستحبات کی رعایت جس سے ان کے لئے ہر خوبی وبرکت ورحمت ووسعت کی امید ہو۔

(۲) ان کے لئے دُعا واستغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(۳) صدقہ وخیرات واعمال صالحہ کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا، حسبِ طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان

کے واسطے بھی روزے رکھنا بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(۴) ان پر کوئی قرض کسی کا ہو تو اس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے انکا قرض ادا ہونے کو دونوں جہان کی سعادت سمجھنا، آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہلِ خیر سے اس کے ادا میں امداد لینا۔

(۵) اُن پر کوئی قرض رہ گیا تو بقدر قدرت اس کے ادا میں سعی بجالانا، حج نہ کیا ہو تو ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا، زکوٰۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا تو اسے ادا کرنا، نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا وعلیٰ ھذا القیاس ہر طرح ان کی برأت ذمہ میں جدوجہد کرنا۔

(۶) انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو اگرچہ اپنے نفس پر بار ہو مثلاً وہ نصف جائداد کی وصیت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی محض کے لئے کر گئے تو شرعاً تہائی مال سے زیادہ میں بے اجازت وارثان نافذ نہیں مگر اولاد کو مناسب ہے کہ ان کی وصیت مانیں اور ان کی خوشخبری پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔

(۷) ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائیگا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب وہ تو نہیں ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو اور کچھ قسم ہی پر موقوف نہیں ہر طرح امور جائزہ میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(۸) ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا، وہاں ''یٰسین'' شریف پڑھنا ایسی آواز

سے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا، راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ نہ گزرنا۔

(۹) ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

(۱۰) ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام رکھنا۔

(۱۱) کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں بُرا نہ کہلوانا۔

(۱۲) سب میں سخت تر و عام تر و مدام تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کرکے انہیں قبر میں ایذا نہ پہنچانا، اس کے سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ فرحت سے چمکتا اور دمکتا ہے، اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے، ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ انہیں قبر میں بھی رنج پہنچائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۹۲)۔

سرخ آندھیوں کا انتظار کرنا

حضور انور ﷺ نے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان فرمائیں اور ان کے ظہور پر عذاب اور عتاب کا ذکر بھی فرمایا۔ ان میں سے ایک نشانی ماں باپ کی نافرمانی بھی مذکور ہے۔ اسی مناسبت سے ایک روایت نقل کی جاتی ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلاً۔

''جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی ملکیت بنالیا جائے''۔

(۲) وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا۔

''اور امانت کو مفت کا مال سمجھ لیا جائے''

(۳) وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا۔

''اور زکوٰۃ تاوان سمجھ کر ادا کی جائے''

(۴) وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ۔

''اور آدمی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی''

(۵) وَبَرَّ صَدِیْقَهٗ، وَ جَفَا اَبَاهُ۔

''اور دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ ظلم وزیادتی کرے''

(۶) وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

''اور مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچنے لگے''

(۷) وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ۔

''اور قوم وقبیلہ کا سربراہ وہ ہو جو اُن میں فاسق فاجر ہو''۔

(۸) وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ۔

''اور سب سے زیادہ کمینہ خصلت قوم کا سربراہ ہو''

(۹) وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ۔

''اور کسی شخص کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے''

(۱۰) وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

''اور شراب نوشی عام ہو جائے''

(۱۱) وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ۔

''اور مرد ریشمی لباس پہننے لگیں''

(۱۲) وَاتُّخِذَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ۔

''اور گانے بجانے والی عورتیں گھر گھر میں ہوں''

(۱۳) وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا۔

''اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں یعنی بزرگوں پر لعنت ملامت کرنے لگیں''

(۱۴) فَلْیَرْ تَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً، وَخَسْفًا، وَمَسْخًا، وَقَذْفًا، وَاٰیَاتٍ تَتَابَعَ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

''تو پھر وہ لوگ سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنس جانے، آدمیوں کی صورتیں مسخ ہونے، آسمان سے پتھر برسنے، اور ایسے ہی پے در پے حوادث اس طرح پیش آئیں گے۔ جیسے کسی ہار کا تاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے موتی اوپر نیچے گرنے شروع ہو جائیں'' (ترمذی، ج ۲، ص ۱۴۴)

اولاد کے حقوق

جان کائنات ﷺ نے فرمایا، اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ

(ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۶۷۱)

آداب میں کوتاہی کے دو واقعات

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوا عرض کرنے لگا یہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا بیٹا! تو اپنے والد کا نافرمان ہے کیا تجھے خدا خوفی نہیں ہے۔ تمہیں پتا نہیں کہ والد کے یہ یہ حقوق ہیں؟۔ بچے نے امیر المومنین کی خدمت میں عرض کی حضور کیا والد کے ذمہ بھی کوئی حقوق ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں والد کے ذمہ سب سے پہلا حق یہ ہے کہ وہ کسی گھٹیا عورت سے شادی نہ کرے تاکہ اس عورت کی وجہ سے بچہ کو شرمساری کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ بچہ کے نام کا انتخاب کرتے وقت اچھے، بامعنیٰ اور خوبصورت نام کو منتخب کرے، بیٹے کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ کرے۔

بیٹا عرض کرنے لگا۔ اے امیر المومنین! نہ تو میرے والد نے میری ماں کا انتخاب کرتے وقت میرے حق کا خیال رکھا بلکہ ایک لونڈی کو چار سو درہم میں خرید کر اس سے شادی کر لی۔

نہ ہی میرا نام منتخب کرتے وقت اچھے نام کو منتخب کیا بلکہ میرا نام ”جعل“ رکھا (جعل کا معنی چمگادڑ یا غلیظ کیڑا ہے)

اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن پاک سے مجھے ایک آیت ہی سکھائی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: او خدا کے بندے! تو یہ شکایت کرتا ہے کہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے میرے حقوق کی پاسداری نہیں کرتا حالانکہ پہلے تو تو نے اس کی حق تلفی کی ہے۔ اٹھ نکل جاؤ یہاں سے۔

فقیہ سمرقندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ علمائے سمرقند میں سے ابو حفص سکندی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر شکایت کی کہ میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور بڑی تکلیف سے دوچار کیا ہے۔ ابو حفص فرمانے لگے سبحان اللہ کیا بیٹا بھی باپ کو مارا کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ میرے بیٹے نے تو مجھے مارا بھی ہے اور بڑی اذیت بھی دی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کیا تو نے بیٹے کو علم وادب سے روشناس کرایا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔

پوچھا: کیا تو نے اس کو قرآن پاک کی تعلیم دی ہے۔ کہا: نہیں۔

پوچھا: کہ وہ کام کیا کرتا ہے؟ کہا کھیتی باڑی

ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے اچھا تجھے اتنا پتا ہے کہ اس نے کس لئے تمہیں پیٹا ہے؟ کہنے لگا اس کا بھی کوئی پتا نہیں۔ فرمانے لگے شاید صبح جب وہ کھیتی باڑی کی طرف متوجہ ہوا ہو، گدھے پہ سوار بیلوں کو ہانکنے جا رہا ہو کتا اس کے پیچھے ہو قرآن پاک پڑھا ہوا نہ ہونے کی وجہ سے وہ گانا گا رہا ہو اس وقت جو تم نے اسے ٹوکا ہو گا تو اس نے تجھے بیل سمجھتے ہوئے چھانٹا جڑ دیا ہے۔ اللہ کا شکر کرو اس نے تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۹۴ طبع بیروت)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت **حضرت امام احمد رضا خان** فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے اولاد کے تفصیلی حقوق 80 تحریر فرمائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رذیل کم قوم سے نہ کرے کہ بُری رگ ضرور رنگ لاتی ہے۔

(۲) دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچہ پر نانا و ماموں کی عادات کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(۳) زنگیوں حبشیوں میں قرابت نہ کرے کہ ماں کا سیاہ رنگ بچہ کو بدنما نہ کر دے۔

(۴) جماع کی ابتداء ”بسم اللّٰہ“ سے کرے ورنہ بچہ میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

(۵) اُس وقت شرمگاہِ زن پر نظر نہ کرے کہ بچہ کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۶) زیادہ باتیں نہ کرے کہ گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

(۷) مرد وزن کپڑا اوڑھ لیں جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچہ کے بے حیا ہونے کا خدشہ ہے۔

(۸) جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں میں تکبیر کہے کہ خلل شیطان وام الصبیان سے بچے۔

(۹) چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اُس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہے۔

(۱۰) ساتویں اور نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے، دختر کے لئے ایک پسر کے لئے دو کہ اس میں بچے کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(۱۱) ایک ران دائی کو دے کہ بچہ کی طرف سے شکرانہ ہے۔

(۱۲) سر کے بال اُتروائے۔

(۱۳) بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

(۱۴) سر پر زعفران لگائے۔

(۱۵) نام رکھے یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ عزوجل کے یہاں شاکی ہوگا۔

(۱۶) بُرا نام نہ رکھے کہ بدفال بد ہے۔

(۱۷) عبداللہ، عبدالرحمٰن، احمد، حامد وغیرہ باعبادت وحمد کے نام یا انبیاء، اولیاء یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں ان کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے خصوصاً نام پاک ''محمد'' ﷺ کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت بچہ کے دنیا وآخرت میں کام آتی ہے۔

(۱۸) جب ''محمد'' نام رکھے تو اس کی تعظیم وتکریم کرے۔

(۱۹) مجلس میں اس کے لئے جگہ چھوڑے۔

(۲۰) مارنے بُرا کہنے میں احتیاط رکھے۔

(۲۱) جو مانگے بروجہ مناسب دے۔

(۲۲) پیار میں چھوٹے لقب بیقدر نام نہ رکھے کہ پڑا ہوا نام مشکل سے چھوٹتا ہے۔

(۲۳) ماں خواہ نیک دایہ نمازی صالحہ شریف القوم سے دوسال تک دودھ پلوائے۔

(۲۴) رذیل یا بد افعال عورت کے دودھ سے بچائے کہ دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔

(۲۵) بچے کا نفقہ اس کی حاجت کے سب سامان مہیا کرنا خود واجب ہے جن میں حفاظت بھی داخل۔

(۲۶) اپنے حوائج وادائے واجبات شریعت سے جو کچھ بچے اس میں عزیزں قریبوں محتاجوں غریبوں سب سے پہلے حق عیال واطفال کا ہے جو اُن سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔

(۲۷) بچہ کو پاک کمائی سے روزی دے کہ ناپاک مال ناپاک ہی عادتیں ڈالتا ہے۔

(۲۸) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے بلکہ اپنی خواہش کو ان کی خواہش کے تابع رکھے جس اچھی چیز کو ان کا جی چاہے انہیں دے کر ان کے طفیل میں آپ بھی کھائے زیادہ نہ ہو تو انہیں کو کھلائے۔

(۲۹) خدا کی ان امانتوں کے ساتھ مہر ولطف کا برتاؤ رکھے۔ انہیں پیار کرے بدن سے لپٹائے کندھے پر چڑھائے۔

(۳۰) ان کے ہنسنے کھیلنے بہلنے کی باتیں کرے ان کی دلجوئی، دلداری، رعایت و محافظت ہر وقت حتی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(۳۱) نیا میوہ نیا پھل پہلے انہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔

(۳۲) کبھی کبھی حسبِ ضرورت انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز کہ شرعاً جائز ہے دیتا رہے۔

(۳۳) بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا قصد رکھتا ہو۔

(۳۴) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر ویکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلت دینی ترجیح نہ دے۔

(۳۵) سفر سے آئے تو ان کے لئے کچھ تحفہ ضرور لائے۔

(۳۶) بیمار ہوں تو علاج کرے۔

(۳۷) حتی الامکان سخت وموذی علاج سے بچائے۔

(۳۸) زبان کھلتے ہی ''اللہ اللہ'' پھر پورا کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔

(۳۹) جب تمیز آئے ادب سکھائے کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اٹھنے، بیٹھنے، پھرنے،

حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ اور دختر کو شوہر کے بھی اطاعت کے طرق وآداب بتائے۔

(۴۰) قرآن مجید پڑھائے۔

(۴۱) استاد نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ سن رسیدہ کے سپرد کردے اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔

(۴۲) بعد ختم قرآن، ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

(۴۳) عقائدِ اسلام وسنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی وقبول حق پر مخلوق ہے اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

(۴۴) حضور اقدس رحمتِ عالم ﷺ کی محبت وتعظیم اُن کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان وعین ایمان ہے۔

(۴۵) حضور پرنور ﷺ کے آل واصحاب واولیاء وعلماء کی محبت وعظمت تعلیم کرے کہ اصل سنت وزیور ایمان بلکہ باعث بقائے ایمان ہے۔

(۴۶) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔

(۴۷) علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز وروزہ کے مسائل توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدور ولسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل حرص و طمع، حبِ دنیا، حبِ جاہ، ریا، عُجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

(۴۸) پڑھانے سکھانے میں رفق ونرمی ملحوظ رکھے۔

(۴۹) موقع پر چشم نمائی تنبیہ تہدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کے لئے سببِ اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ افساد کا اندیشہ ہے۔

(۵۰) مارے تو منہ پر نہ مارے۔

(۵۱) اکثر اوقات تہدید وتخویف پر قانع رہے کوڑا قمچی اس کے پیش نظر رکھے کہ دل میں رعب رہے۔

(۵۲) زمانہ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دے کہ طبیعت نشاط پر باقی رہے۔

(۵۳) مگر زنہار زنہار بُری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بدتر ہے۔

(۵۴) نہ ہرگز ہرگز بہار دانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہا کتبِ عشقیہ وغزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جھک جاتی ہے۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسف شریف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکر زنان کا ذکر فرمایا ہے، پھر بچوں کو خرافاتِ شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہوسکتا ہے۔

(۵۵) جب دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔

(۵۶) اس عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے جدا بچھونے جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

(۵۷) جب جوان ہو شادی کردے، شادی میں وہی رعایت قوم ودین وسیرت وصورت ملحوظ رکھے۔

(۵۸) اب جو ایسا کام کہنا ہو جس میں نافرمانی کا احتمال ہو اُسے امر وحکم کے صیغہ سے نہ کہے بلکہ برفق ونرمی بطور مشورہ کہے کہ وہ بلائے عقوق میں نہ پڑ جائے۔

(۵۹) اسے میراث سے محروم نہ کرے جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کو نہ پہنچنے کی غرض سے کل جائداد دوسرے وارث یا کسی غیر کے نام لکھ دیتے ہیں۔

(۶۰) اپنے بعد مرگ بھی ان کی فکر رکھے یعنی کم سے کم دو تہائی ترکہ چھوڑ جائے ثلث سے زیادہ خیرات نہ کرے۔

یہ ساٹھ (۶۰) حق تو پسر ودختر سب کے ہیں بلکہ دو حق اخیر میں سب وارث شریک، اور خاص پسر کے حقوق سے ہے کہ (۶۱) اسے لکھنا، (۶۲) پیرنا، (۶۳) سپہگری

سکھائے، (۶۴) سورہ مائدہ کی تعلیم دے۔ (۶۵) اعلان کے ساتھ اس کا ختنہ کرے۔ (۶۶) خاص دختر کے حقوق سے ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے، (۶۷) اسے سینا پرونا کاتنا کھانا پکانا سکھائے، (۶۸) سورہ نور کی تعلیم دے، (۶۹) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے، (۷۰) بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے، (۷۱) دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے، (۷۲) جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے، (۷۳) نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے، (۷۴) اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے، (۷۵) شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔ اور (۷۶) ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے، بلکہ ہنگاموں میں جانے کی مطلق بندش کرے گھر کو اُن پر زنداں کردے بالاخانوں پر نہ رہنے دے، (۷۷) گھر میں لباس وزیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں، (۷۸) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے، (۷۹) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے، (۸۰) زنہار کسی فاسق فاجر خصوصاً بدمذہب کے نکاح میں نہ دے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴ رسالہ مشعلہ الارشاد)

جواہر ثلاثہ

سر عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا فدیہ

غزوہ بدر کے بعد انصار نے حضور ﷺ سے یہ درخواست عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عباس ہمارے بھانجے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کا فدیہ معاف کرتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ درخواست منظور نہیں فرمائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کے ان دس دولت مند رئیسوں میں سے تھے جنہوں نے لشکر کفار کے راشن کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی۔ اس غرض کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیس اوقیہ سونا تھا، چونکہ فوج کو کھانا کھلانے میں ابھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی باری نہیں آئی تھی۔ اس لئے وہ سونا ابھی تک ان کے پاس محفوظ تھا۔ اُس سونے کو حضور ﷺ نے مال غنیمت میں شامل فرمالیا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مطالبہ فرمایا کہ وہ اپنا اور اپنے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث اور اپنے حلیف عمرو بن حجدم چار شخصوں کا فدیہ ادا کریں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس کوئی مال ہی نہیں ہے میں کہاں سے فدیہ ادا کروں؟ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ چچا جان! آپ کا وہ مال کہاں ہے؟ جو آپ نے جنگ بدر کے لئے روانہ ہوتے وقت اپنی بیوی حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کو دیا تھا: اور یہ کہا تھا اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو اس میں سے اتنا اتنا مال میرے لڑکوں کو دے دینا۔ یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اُس خدا کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ کیونکہ اس مال کا علم میرے اور میری بیوی ام الفضل رضی اللہ عنہا کے سوا کسی کو نہیں تھا۔ چنانچہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا اور اپنے دونوں بھتیجوں اور اپنے حلیف کا فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کی۔ پھر اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل اور حضرت نوفل تینوں مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ رضی اللہ عنہم

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹ و زرقانی ج ۱ ص ۴۴۷)

(۲) جنت موتہ کی معرکہ آرائی میں جب گھمسان کا رن پڑا تو حضور اقدس ﷺ نے مدینہ سے میدانِ جنگ کو دیکھ لیا۔ اور آپ ﷺ کی نگاہوں سے تمام حجابات اس طرح اٹھ گئے کہ میدانِ جنگ کی ایک ایک سرگزشت کو آپ ﷺ کی نگاہِ نبوت نے دیکھا۔ چنانچہ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت زید و حضرت جعفر و حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادتوں کی خبر آپ ﷺ نے میدانِ جنگ سے خبر آنے کے قبل ہی اپنے اصحاب کو سنا دی۔

چنانچہ آپ ﷺ نے انتہائی رنج و غم کی حالت میں صحابہ کرام کے بھرے مجمع میں یہ ارشاد فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ علمبردار بنے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ یہاں تک کہ جھنڈے کو خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے اپنے ہاتھوں میں لیا۔ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خبریں سناتے رہے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۱۱)

(۳) جنگ بدر میں لڑائی سے پہلے ہی حضور اقدس ﷺ صحابہ کو لے کر میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ اور اپنی چھڑی سے لکیر کھینچ کھینچ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہے، یہ ابوجہل کا مقتل ہے، اس جگہ قریش کا فلاں سردار مارا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہر سردار قریش کے قتل ہونے کے لئے آپ ﷺ نے جو جو جگہیں مقرر فرما دی تھیں اسی جگہ اس کافر کی لاش خاک و خون میں لتھڑی ہوئی پائی گئی۔

(مسلم جلد ۲ ص ۱۰۲)

غربت و تنگ دستی کے اسباب

کتب متداولہ میں جو اسباب کہ انسان کو مفلس کر دیتے ہیں بکثرت لکھے ہیں۔ چونکہ احصاء اور شمار اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے۔ اس لیے لب لباب کے طور پر اختصار کے ساتھ درج کیے جاتے ہیں۔ اسے کتب معتبرہ کا انتخاب سمجھنا چاہیے۔ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس بلائے ناگہانی سے نکالے اور ان کے اقوال و افعال اپنی مرضی کے موافق کر دے اور مجھ کو اور اس رسالہ کے ناظرین اور جملہ مسلمین و مسلمات کو اپنی رحمتِ کاملہ سے نوازے۔ (آمین)

فقیر قادری عرض کرتا ہے کہ ان اسباب میں وہ بھی ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ملتا ہے اور اکثر و بیشتر وہ ہیں جو اکابر ملت و رہنمایانِ شریعت نے اپنے اپنے مشاہدے اور تجربے سے دریافت کیے تو جو ان اسباب سے اپنے آپ کو دور رکھے گا خود ہی فائدہ اٹھائے گا اور جو ان میں ملوث ہوگا وہ خود دیکھ لے گا کہ اس نے کیا کھویا کیونکر کھویا۔

ہاں آدمی یہ کبھی نہ بھولے کہ موثر حقیقی اللہ عزوجل ہے اور ہر نفع و نقصان کی کنجی اسی کے دست قدرت میں ہے۔ وہ چاہے کرے اس سے کوئی باز پُرس کرنے والا نہیں۔

وہ اسباب یہ ہیں

(۱) جھوٹ بولنا۔

(۲) زنا کرنا۔

(۳) گناہوں میں مشغول رہنا۔

(۴) جھوٹی قسمیں کھانا۔

(۵) جنابت میں کھانا کھانا۔

(۶) برہنہ پیشاب کرنا۔

(۷) شب میں جھاڑو دینا خصوصاً کپڑے سے جھاڑنا۔

(۸) ناخن دانت سے تراشنا۔

(۹) پاجامہ یا دامن یا آنچل سے منہ پونچھنا۔

(۱۰) فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے خریدنا۔

(۱۱) کھڑے ہوکر پاجامہ پہننا۔

(۱۲) بیٹھ کر دستار یعنی عمامہ باندھنا۔

(۱۳) خشک بالوں میں کنگھا کرنا یا کھڑے ہوکر بال کاڑھنا۔

(۱۴) شکستہ کنگھا استعمال کرنا۔

(۱۵) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا۔

(۱۶) مقراض (قینچی) سے موئے زیرِ ناف کاٹنا۔

(۱۷) چالیس روز سے زیادہ زیرِ ناف کے بال رکھنا۔

(۱۸) بزرگوں کے آگے چلنا۔

(۱۹) دروازے پر بیٹھنے کی عادت کرنا۔

(۲۰) لہسن پیاز کے پوست جلانا۔

(۲۱) مکڑی کے جالے دور نہ کرنا۔

(۲۲) جوں کو زندہ چھوڑنا۔

(۲۳) نماز میں کاہلی کرنا۔

(۲۴) پھٹے ہوئے کپڑے کو نہ سینا۔

(۲۵) فجر کی نماز پڑھ کر مسجد سے جلد نکل آنا۔

(۲۶) صبح کے وقت سونا۔

(۲۷) اولاد پر باوجود مالداری، تنگی کرنا۔

(۲۸) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا۔

(۲۹) کھانے کے بعد برتن صاف نہ کرنا۔

(۳۰) اہل و عیال سے لڑتے رہنا۔

(۳۱) میت کے قریب بیٹھ کر کھانا۔

(۳۲) خلال کرتے وقت جو ریشہ نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا۔

(۳۳) ہر قسم کی لکڑی سے خلال کرنا۔

(۳۴) چراغ منہ کی پھونک سے بجھانا۔

(۳۵) کھانے پینے کے برتن کھلے ہوئے رکھنا۔

(۳۶) بازار میں سب سے پہلے جانا اور بعد میں آنا۔

(۳۷) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، دولتِ بے زوال میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے۔ وہ اس کا تخت ہے۔

(۳۸) بکریوں کے گلے میں گھس کر چلنا، خصوصاً شام کے وقت۔

(۳۹) اولاد کو گالی دینا، یا لعنت کرنا۔

(۴۰) فقیر کو جھڑک دینا۔

(۴۱) بایاں پاؤں پہلے پاجامہ میں ڈالنا اور بائیں ہاتھ کی آستین پہلے پہننا۔

(۴۲) قبرستان میں ہنسنا۔

(۴۳) کوڑا کرکٹ گھر میں جمع کرنا۔

(۴۴) صبح ہوتے ہی خدا اور رسول کا نام لیے، ذکر کیے بغیر دنیا میں مشغول ہو جانا۔

(۴۵) مغرب اور عشاء کے درمیان سونا۔

(۴۶) گانے بجانے میں دل لگانا۔

(۴۷) بلا وجہ شرعی اپنوں سے تعلقات ختم کر لینا۔

(۴۸) صلہ رحمی نہ کرنا۔

(۴۹) جنابت کی حالت میں ناخن ترشوانا یا سر منڈانا یا موئے زیرِ ناف وغیرہ صاف کرنا۔

(۵۰) زکوٰۃ یا صدقاتِ واجبہ مثلاً قربانی و کفارہ قسم وغیرہ کے ادا کرنے میں بخل کرنا یا

خواہ مخواہ انہیں ٹالتے رہنا۔

(۵۱) بغیر حاجت سوال کرنا۔

(۵۲) امانت میں خیانت کرنا۔

(۵۳) اندھیرے میں کھانا کھانا۔

(۵۴) ماں باپ کو ایذا دینا۔

(۵۵) قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا۔

(۵۶) شب چہار شنبہ (بدھ کی رات) یا شب یک شنبہ (اتوار کی رات) میں بیوی سے صحبت کرنا، اگر حمل بھی رہا تو بچہ بے حیا اور بدنصیب پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس اور حریص رہے گا۔ (مولائے کریم اپنا فضل فرمائے۔ غالباً اسی بنا پر سنیچر اور منگل کے دن دلہن بیاہ کے نہیں لاتے۔ بزرگوں اور گھر کی بڑی بوڑھیوں کا یہ عمل یہ فقیر بچپن سے دیکھتا آرہا ہے)

(۵۷) قحط کی نیت سے غلہ روکنا کہ اور مہنگا ہوگا جب بیچیں گے۔

(۵۸) قمار بازی یا گانے بجانے کے آلات وغیرہ گھر میں رکھنا، حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں شراب اور دف اور طنبورہ (سارنگی، ستار وغیرہ) ہو اس گھر کے آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوگی اور نہ اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوگا۔

(۵۹) راستہ میں پیشاب کرنا (اور بے ستری ہو تو حرام وگناہ)

(۶۰) ہمیشہ بے ہودگی مسخرہ پن اور ہزلیات (مذاق دل لگی) میں مصروف رہنا۔

(۶۱) ننگے سر کھانا کھانا۔

(۶۲) ننگے سر بیت الخلا میں جانا۔

(۶۳) نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا (کہ کھانا دسترخوان پر الٹا ان کا انتظار کر رہا ہے)

(۶۴) برہنہ سر بازار میں پھرنا (اور عورتوں کا ننگے سر رہنا اور اجنبیوں کے سامنے اسی حالت میں آنا جانا حرام، حرام، حرام اور سخت گناہ ہے)

(۶۵) سجدہ تلاوت نہ کرنا، یا وضو ہوتے ہوئے اس میں دیر لگانا۔

(۶۶) تلاوتِ قرآن کے دوران آیتِ سجدہ چھوڑ کر آگے پڑھنا۔

(۶۷) دوسرے شخص کا کنگھا عاریتاً مانگ کر، استعمال کرنا۔ (خصوصاً) صاف کیے بغیر کہ دوسرے کے بال اس کے بالوں میں الجھیں۔

(۶۸) حوض یا تالاب یا بہتے پانی میں پیشاب کرنا۔ (اس سے نسیان بھی پیدا ہوتا ہے دولت بے زوال میں لکھا ہے کہ پانچ چیزوں سے بھول پیدا ہوتی ہے۔ حوض وغیرہ میں پیشاب کرنا، راکھ پر پیشاب کرنا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا، زندگانی حرام خوری میں گنوانا بلکہ غور کیجئے تو یہ آخری ایک مستقل بلا وعذاب ہے)۔

(۶۹) نہانے کی جگہ پیشاب کرنا۔

(۷۰) برہنہ ہو کر سونا۔

(۷۱) سوتے وقت پاجامہ یا تہہ بند سر کے نیچے رکھ کر سونا۔ (دولت بے زوال میں لکھا ہے کہ اس سے خواب خوفناک نظر آتا ہے)

(۷۲) بلا ضرورت بستر کے پاس پانی کا لوٹا، یا سلفچی پیشاب کے لیے رکھنا۔

(۷۳) نماز قضا کر دینا۔

(۷۴) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔

(۷۵) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ (اس وقت دعائیں پڑھے یا پھر خاموش رہے)۔

(۷۶) بلا وجہ شرعی کسی کے تحفہ ہدیہ یا نذرانہ کو رد کر دینا۔

(۷۷) روٹی کو خوار رکھنا (کہ اس کی بے ادبی ہو اور پیروں میں آئے)

(۷۸) وضو کی جگہ پر پیشاب یا پیشاب کی جگہ پر وضو کرنا۔

(۷۹) دروازے پر بیٹھ کر کچھ کھانا پینا، (یہ خلافِ ادب بھی ہے اور قابلِ نفرت بھی)

(۸۰) استاد کی عظمت وتوقیر میں کمی کرنا نہ کہ معاذ اللہ اس کی توہین۔

(۸۱) مٹی یا چینی کے شکستہ برتن استعمال میں رکھنا خواہ اس سے پانی پینا۔

(۸۲) شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا۔

(۸۳) قلم کا تراشہ ادھر ادھر ڈال دینا کہ پیروں میں آئے۔

(۸۴) مہمان کو حقارت سے دیکھنا اور اس کے آنے سے ناخوش ہونا۔

(۸۵) بیت الخلاء میں باتیں کرنا یا وہاں کسی دینی بات میں غور و تامل کرنا۔

(۸۶) مردوں کو چھوٹا استنجا کرتے وقت عام گزرگاہوں پر ٹہلنا اور باتیں کرنا۔

(۸۷) بغیر بلائے دعوت میں جانا۔

(۸۸) چارپائی پر دسترخوان وغیرہ رکھے بغیر کھانا کھانا۔

(۸۹) چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائنتی پر رکھنا۔

(۹۰) دانتوں سے روٹی کترنا۔

(۹۱) دانتوں کو بلاوجہ کپڑے سے ملنا جیسے مسواک کرتے ہیں۔

(۹۲) ظلم کرنا، کسی کو ناحق ایذا دینا اگرچہ جانور کو۔

(۹۳) گناہ کے کاموں میں ضد کرنا اور اپنی بات پر اڑ جانا۔

(۹۴) جس برتن میں کھانا کھایا ہے اسی میں ہاتھ دھونا۔

(۹۵) قرآن شریف گھر میں موجود ہوتے ہوئے نہ پڑھنا۔

(۹۶) ماں باپ، استاد، مرشد کی مرضی کے خلاف کام کرنا۔

(۹۷) دروازے کی دہلیز پر تکیہ لگانا یا سر رکھ کر سونا۔

(۹۸) سبز درخت کاٹ کر اس کی لکڑیاں فروخت کرنا۔

(۹۹) بلاضرورت جانور ذبح کرنے کا پیشہ اختیار کرنا۔

(۱۰۰) صحیح رشتہ ملنے کے باوجود جوان لڑکیوں کو نہ بیاہنا۔

"معمولاتِ مشائخ" سے یہ ہم نے جو کچھ نقل کیا اس سلسلہ میں یہ بتا دینا بھی مفید اور کار آمد ہوگا کہ احکامِ شریعت کے خلاف قدم بڑھانا، اپنے لیے برکتوں کے دروازے بند کرنا اور نحوست و افلاس اور فقر و تنگ دستی کو دعوت دینا ہے۔

اس تقدیر پر اور بہت لوگ ایسے نکل سکتے ہیں کہ دانستہ، مضرتوں میں گرتے اور پھر بلاؤں

میں گھر کر خود کا علاج ڈھونڈتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں اور اس باب میں دعائیں ان کے حق میں قبول نہیں ہوتیں۔ سبب ظاہر ہے کہ یہ کام خود انہوں نے اپنے ہاتھ سے کیے ہیں۔

مثلاً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر کچھ آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کرے۔ تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔ (حاکم)

ایک اور حدیث شریف میں ایسے ہی تین اور ارشاد فرمائے:

ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اترے۔ دوسرا وہ مسافر کہ سرِ راہ مقام کرے یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے۔ (طبرانی) تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا۔ اب خدا سے دعا کرتا ہے کہ اسے روک دے تو یہ چھ ہوئے جن کی نسبت تصریح فرمائی کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

اور ظاہر ہے کہ جب دعا قبول نہ ہوگی، برکت جائے گی، پریشانی آئے گی، اضطرار و بے قراری میں اضافہ ہوگا اور افلاس و تنگ دستی منہ چڑائے گی اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کیے ہیں۔

ویرانے مکان میں اترنے والا اس کی مضرتوں سے آگاہ ہے پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جن ایذا پہنچائیں تو یہ باتیں خود اس کی قبول کی ہوئی ہیں۔ اب کیوں ان کی رفع کی دعائیں کرتا اور گھبراتا ہے۔

یوں ہی جب راستہ پر قیام کیا تو ہر قسم کے لوگ گزریں گے اب اگر چوری ہو جائے یا ہاتھی گھوڑے کے پاؤں یا کسی اور سواری کے کچھ نقصان پہنچ جائے یا رات کو سانپ وغیرہ سے ایذا پہنچے تو اس کا کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شب کو سرِ راہ نہ

اترو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر پھیلنے کی اجازت دیتا ہے۔ظاہر ہے کہ اس کی خلاف ورزی نحوست ہی لائے گی۔اور جانور بلکہ اپنے کسی بھی مال کو بلا حفاظت بے احتیاطی سے چھوڑ کہ یہ دعا کرنا کہ اللہ اس کی حفاظت کر، ظاہر حماقت ہے۔کیا واحدِ قہار کو آزمانا یا معاذ اللہ اسے اپنا محکوم ٹھہرانا ہے۔

اور عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی۔سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔یہ کہ نہ طلاق دیتا ہے نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے خواہ خود کو یا عورت کو اور روز روز کی کل کل سے گھبرایا گھبرایا بوکھلایا بوکھلایا پھرتا ہے اب گھر میں نحوست نہ آئے گی تو کیا رحمت و برکت کی بارش ہوگی۔

اور سفیہ ناتجربہ کار، ناقابلِ اعتماد کو مال دے کر جب گواہ نہ کیے تو خود اپنا مال ہلاکت میں ڈالا۔سفیہ کو دینا بربادی کے لیے پیش کرنا ہے پھر دانستہ مضرت میں گر کر برکت کی دعا مانگنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔خلاصہ یہ کہ:

خویشتن کردہ را علاجے نیست

علمائے کرام وصوفیائے عظام نے اس موقع کی مناسبت سے اور بھی ایسے لوگ گنائے ہیں جو خود کردہ علاج ڈھونڈتے ہیں۔

(۱) مثلاً جو بغیر کسی سخت مجبوری کے رات کو ایسے وقت گھر سے باہر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں، پاؤں کی پہچل راستوں سے موقوف ہوگئی۔

صحیح حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی کہ اس وقت بلائیں منتشر ہوتی ہیں۔

(۲) یا رات کو دروازہ کھلا چھوڑ دے۔

(۳) یا بغیر بسم اللہ پڑھے بند کرے کہ شیطان اسے کھول سکتا ہے اور جب بسم اللہ پڑھ کر داہنا پاؤں مکان میں رکھے تو شیطان کے ساتھ آیا تھا باہر رہ جاتا ہے اور جب بسم

اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرے تو اس کے کھولنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

(۴) یا کھانے پینے کے برتن بسم اللہ کہہ کر نہ ڈھانکے کہ بلائیں اترتی اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ طعام و مشروب بیماریاں لاتے ہیں۔

(۵) یا بچے کو مغرب کے وقت باہر نکالے کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔

(۶) یا کھانے سے فارغ ہو کر بے ہاتھ دھوئے سو رہے کہ شیطان چاٹتا ہے اور معاذ اللہ برص کا باعث ہوتا ہے۔

(۷) یا غسل خانہ میں پیشاب کرے کہ اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔

(۸) یا چھجے کے قریب سوئے اور چھت پر روک نہ ہو کہ گر پڑنے کا احتمال ہے۔

(۹) یا عورت سے ہم بستری کے وقت بسم اللہ نہ کہے کہ شیطان شریک ہو جاتا ہے اور اپنا عضو اس کے عضو کے ساتھ داخل کرتا ہے جس کے باعث بچہ انسان و شیطان دونوں کے نطفے سے بنتا اور پھر برا تخم برا ہی پھل لاتا ہے۔

(۱۰) یا کھانا بغیر بسم اللہ کے کھائے کہ شیطان ساتھ کھاتا اور جو طعام چند مسلمانوں کو کفایت کرتا ایک ہی کے کھانے میں فنا ہو جاتا ہے۔

(۱۱) یا زمین کے سوراخوں میں پیشاب کرے کہ کبھی سانپ وغیرہ جانوروں کا گھر یا جن کا مکان ہوتا ہے اور انسان ایذا پاتا ہے۔

(۱۲) یا اپنی خواہ اپنے دوست کی کوئی چیز پسند آئے تو اس پر نظر بد دور کرنے کی دعا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ وَلَا تَضُرُّهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہ پڑھے کہ نظر حق ہے۔مرد کو قبر اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے۔

(۱۳) یا تنہا سفر کرے کہ فساق انس و جن سے مضرت پہنچتی ہے اور ہر کام میں دقت پیش آتی ہے۔

(۱۴) یا ہنگام جماع، شرمگاہ زن کی طرف نگاہ کرے کہ معاذ اللہ اپنے یا بچے یا دل کے اندھے ہونے کا باعث ہے۔

(۱۵) یا اس وقت باتیں کرے کہ بچے کے گونگے ہونے کا احتمال ہے۔
(۱۶) یا کھڑے کھڑے پانی پیا کرے کہ دردِ جگر کا مورث ہے۔
(۱۷) یا پاخانہ میں بغیر بسم اللہ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ کہے جائے کہ خبیث (مرد خواہ عورت) جن سے مضرت کا اندیشہ ہے۔
(۱۸) یا لوگوں کے راستوں میں خواہ ان کی نشست و برخواست کی جگہ پاخانہ پیشاب کرے یا کوڑا کرکٹ ڈالے یا اوپر سے پانی وغیرہ پھینکے کہ اس کے ملوث ہونے کا اندیشہ ہو تو آپ ہی گالیاں کھائے گا۔
(۱۹) یا سفر سے پلٹ کر بغیر اطلاع کیے رات کو اپنے گھر میں چلا آئے کہ مکروہ دیکھنے کا احتمال ہے۔
(۲۰) یا فاسقوں، فاجروں، بدوضعوں، بدمذہبوں کے پاس نشست و برخاست کرے ان سے میل جول خلط ملط رکھے، ان سے مشورہ لے، ان پر اعتماد کرے کہ لوگوں کے نزدیک انہیں میں شمار ہوگا اور پھر محبت تو اپنا رنگ لاتی ہی ہے ان کا رنگ چڑھ جائے تو دین و ایمان کے رخصت ہونے یا قلبی بیماریوں کے پیدا ہونے کا قطرہ سامنے موجود اور اگر بالفرض صحبت بد کے اثر سے بچا تو متہم و بدنام ضرور ہو جائے گا اور مثل مشہور ہے بد اچھا بدنام برا۔ پھر عقیدہ کی بدنامی، عمل کی بدنامی سے بدرجہا بدتر۔
یہ اور اس قسم کے صدہا امور و آداب، احادیثِ کریمہ میں ماثور اور علمائے اہلِ سنت کے فتاویٰ کتب میں مذکور ہیں۔
خدا توفیق دے اور جو یہاں ذکر کیے گئے وہی ذہن نشین رہیں تو رحمتِ خداوندی کو توجہ فرماتے اور برکتوں کے نزول میں کیا دیر لگتی ہے۔

مالداری وخوشحالی کے اسباب

(۱) نمازِ اشراق، یعنی طلوعِ آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد، دو یا چار نفل پڑھنا۔
(۲) چاشت کی نماز کی پابندی کرنا۔ دولتِ بے زوال میں لکھا ہے کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں۔ مفلسی اور چاشت کی نماز یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، کبھی مفلس نہ ہوگا۔
(۳) ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو روزے رکھنا۔
فتوح الاوراد میں منقول ہے کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو کوئی ایامِ بیض کے روزے رکھے اس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ دنیاوی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور دونوں جہاں میں برکتوں سے مالا مال۔
(۴) سورۂ واقعہ کا ہمیشہ بالخصوص بعد مغرب پڑھتے رہنا۔
(۵) مردوں کو اوّل وقت فجر میں، سنتِ فجر اپنے گھر پڑھ کر، فرض نماز کے لیے مسجد میں جانا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ جس شخص نے فجر کی سنتیں اپنے گھر میں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق کشادہ کرتا ہے۔ اس کے اعزاء و اقارب کا جھگڑا اس سے کم ہو جاتا ہے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔
(۶) نمازِ پنجگانہ کے لیے اذان کا جواب دینا اور اس کا احترام بجالانا، کہ لیٹا ہوا بیٹھ جائے اور اوراد و وظائف بلکہ تلاوتِ قرآن موقوف کردے۔ سر پر ٹوپی دوپٹہ وغیرہ ڈال دے۔ ہرگز ہرگز دنیا کی کوئی بات نہ کرے کہ ایمان میں خلل آنے کا اندیشہ ہے۔
(۷) دینی معلومات فراہم کرنے کی کوشش میں لگا رہنا۔
(۸) دوسروں تک علمِ دین پہنچانا اگرچہ قرآن کی ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ کہ دوسروں کو تم سے جو خبر پہنچے وہ تمہارے لیے مبارک ہے۔
(۹) خدا توفیق دے تو نمازِ تہجد پڑھتے رہنا۔

(۱۰) توبہ واستغفار کرنا، بالخصوص فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ستر بار۔

(۱۱) مردوں کو حکمِ شرعی کے مطابق چاندی کی انگوٹھی میں عقیق سرخ استعمال کرنا یہ موجبِ برکت بھی ہے اور دردِ جگر کا نافع بھی۔

(۱۲) گھر میں آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھتے رہنا۔

(۱۳) صبح کے وقت یا بعد عصر، یا مغرب وعشاء کے مابین نہ سونا۔

(۱۴) ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ پڑھنا۔ یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر۔

(۱۵) قرآن مجید اور دینی کتابیں دینی مدرسوں کے لیے وقف کرنا۔

(۱۶) والدین کی خدمت میں مصروف رہنا۔

(۱۷) سورۂ مزمل اور سورۂ نباء کی تلاوت کم از کم ایک بار کر لینا اور سورۂ ملک بعد عشاء پڑھ کر سورہنا اور شبِ جمعہ میں سورۂ کہف پڑھنا۔

(۱۸) سرکہ گھر میں رکھنا۔

(۱۹) عاشورہ محرم میں مسکینوں کو کھانا کھلانا کہ آج کے روز جو چیز دوسروں کو کھلائی پلائی جاتی ہے سال بھر تک اس میں برکت رہتی ہے اسی لیے مسلمانوں میں حلیم کا عمل جاری ہے۔

(۲۰) درود شریف بکثرت پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْهِ وَ عَلٰی کُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَ مَرْضِیٌّ لَدَیْهِ۔

از تبرکات

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں برکاتی قدس سرہٗ

حسبِ فرمائش

پیر طریقت رہبر شریعت

پیر حضرت **شاہد محمود چشتی** رائے

مجاز خلافت آستانہ عالیہ باب چشت شریف شیخوپورہ

پیش کش

محترم و مکرم **حاجی شفاقت علی**

پی پی فیبرکس مریدکے

مصنف کی دیگر کتب
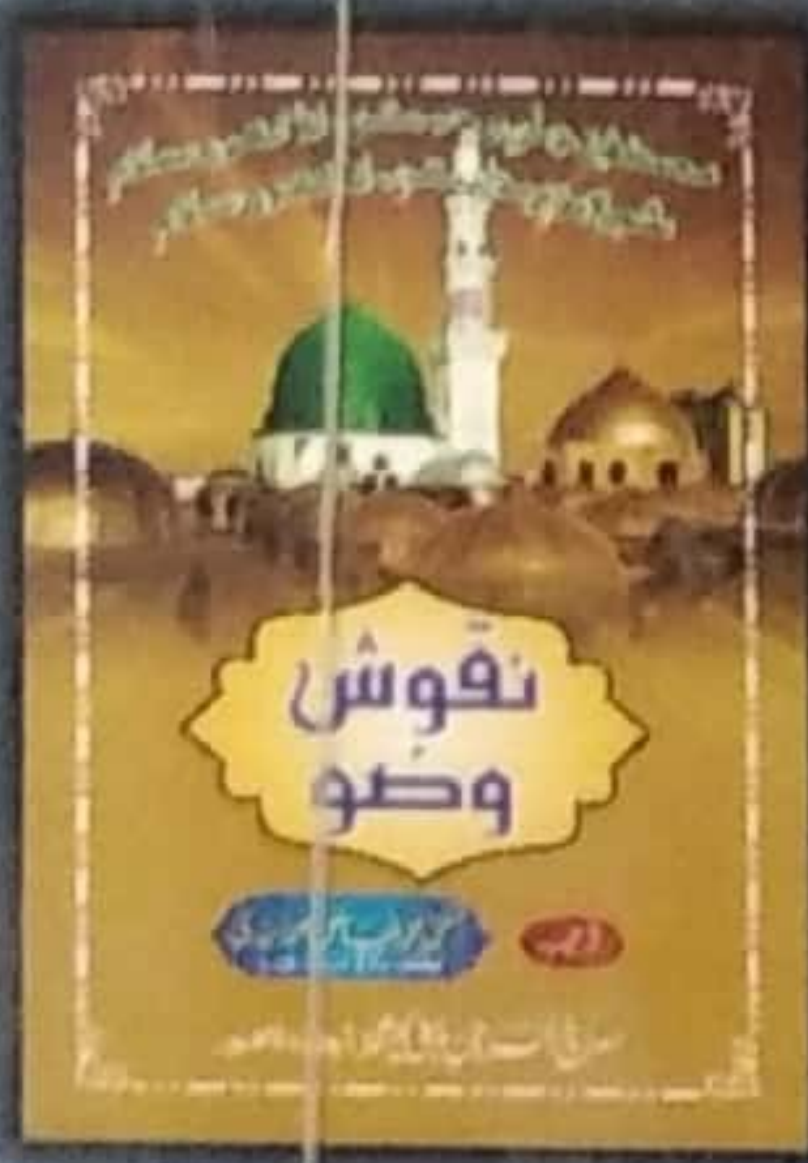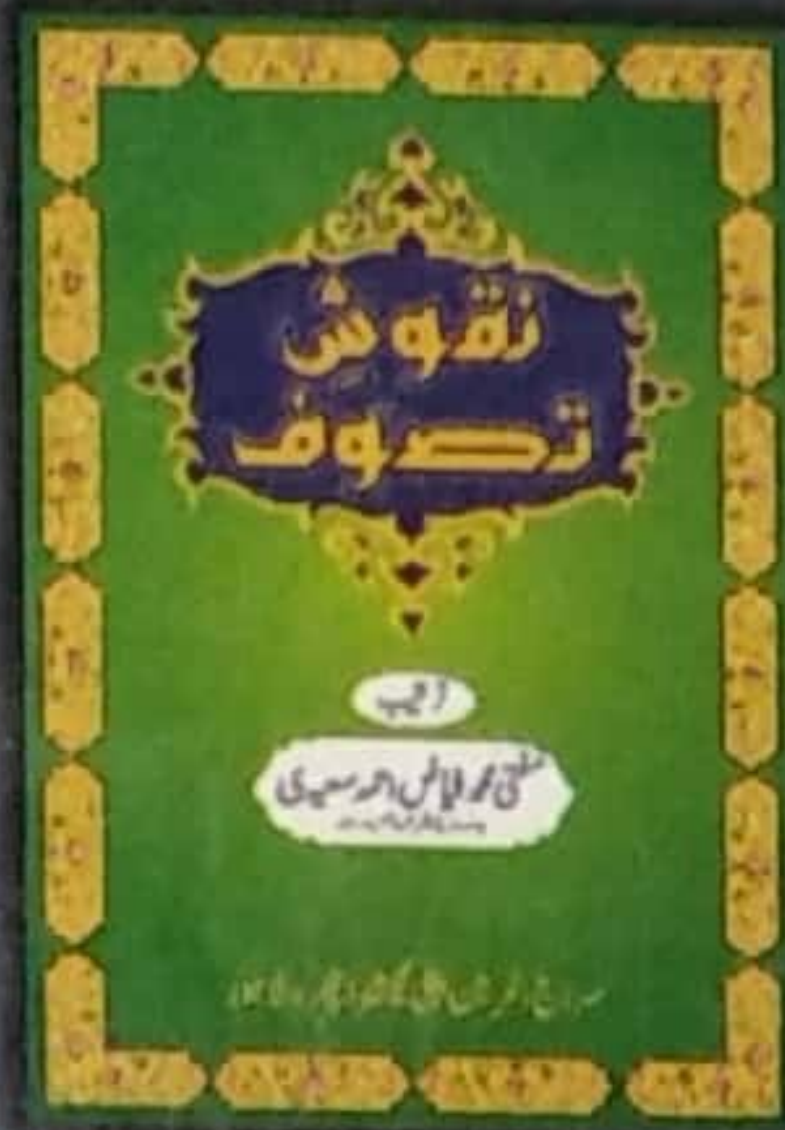
سیرتِ جانِ کائنات ﷺ

میلادِ جانِ کائنات ﷺ

نقوشِ تصوف

نقوشِ وضو

نقوشِ خادمیہ
تلخیص
صرفِ بہتر ال
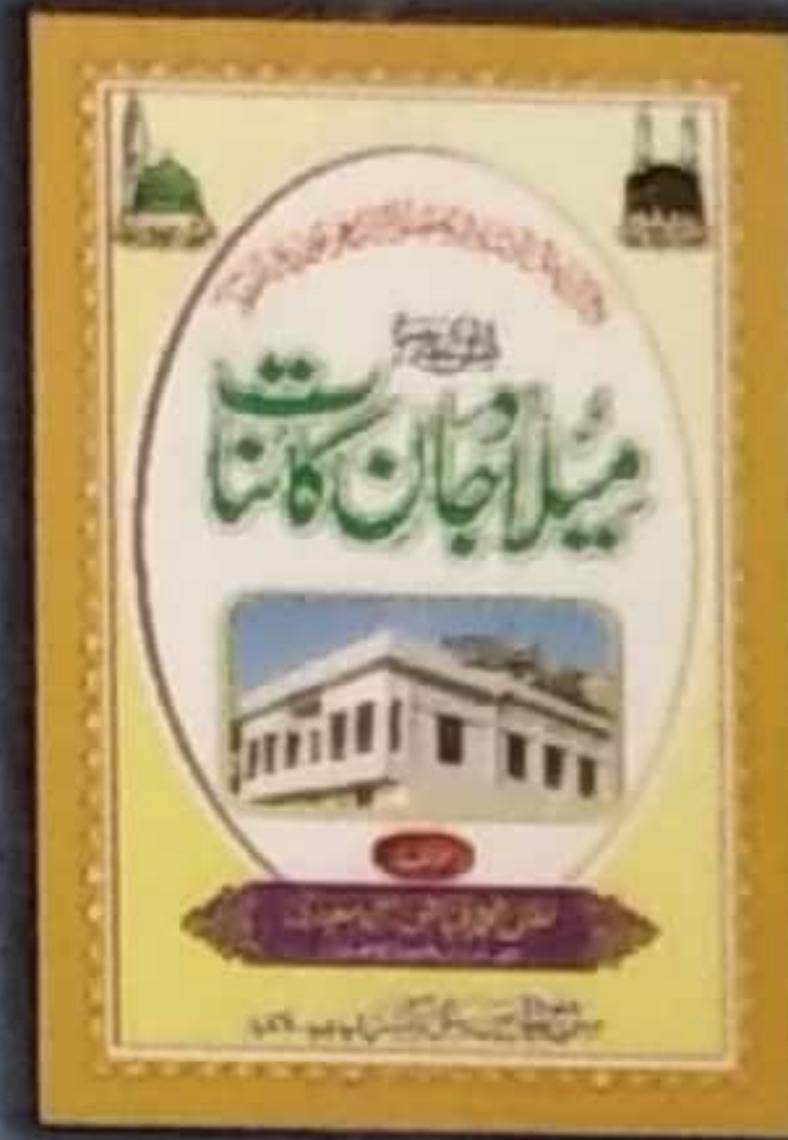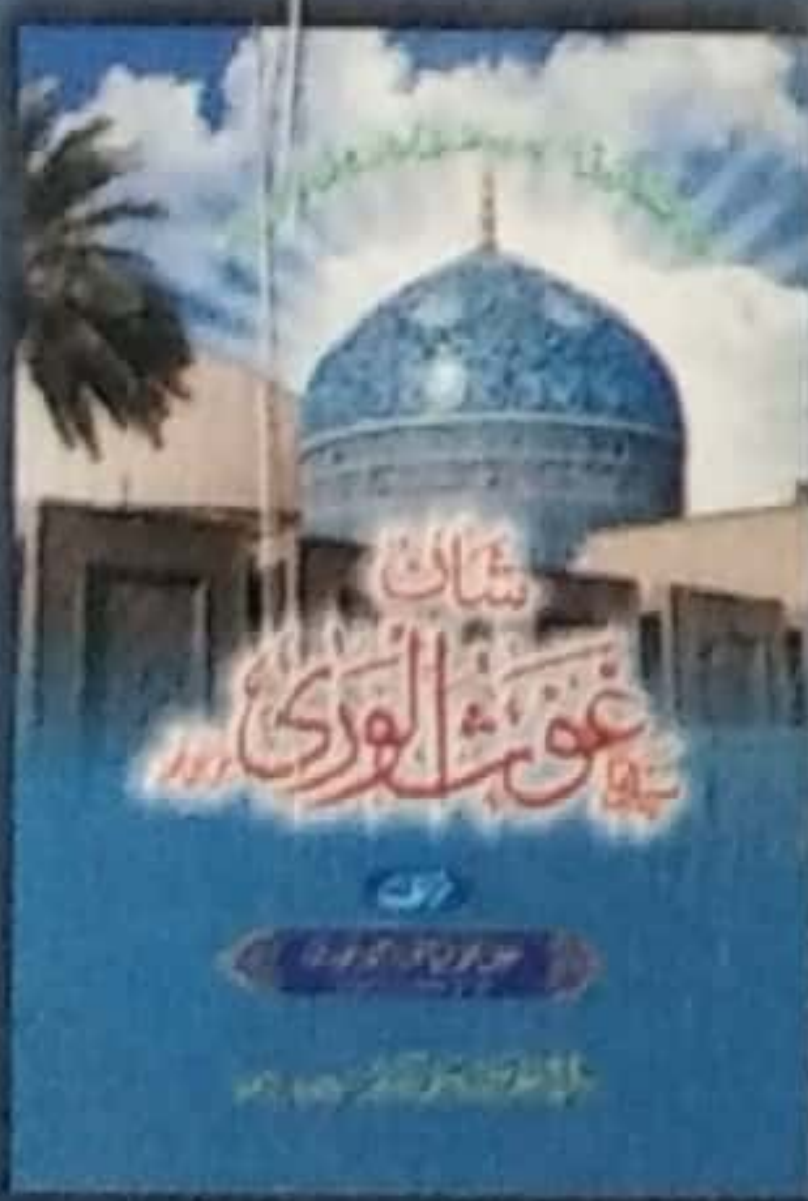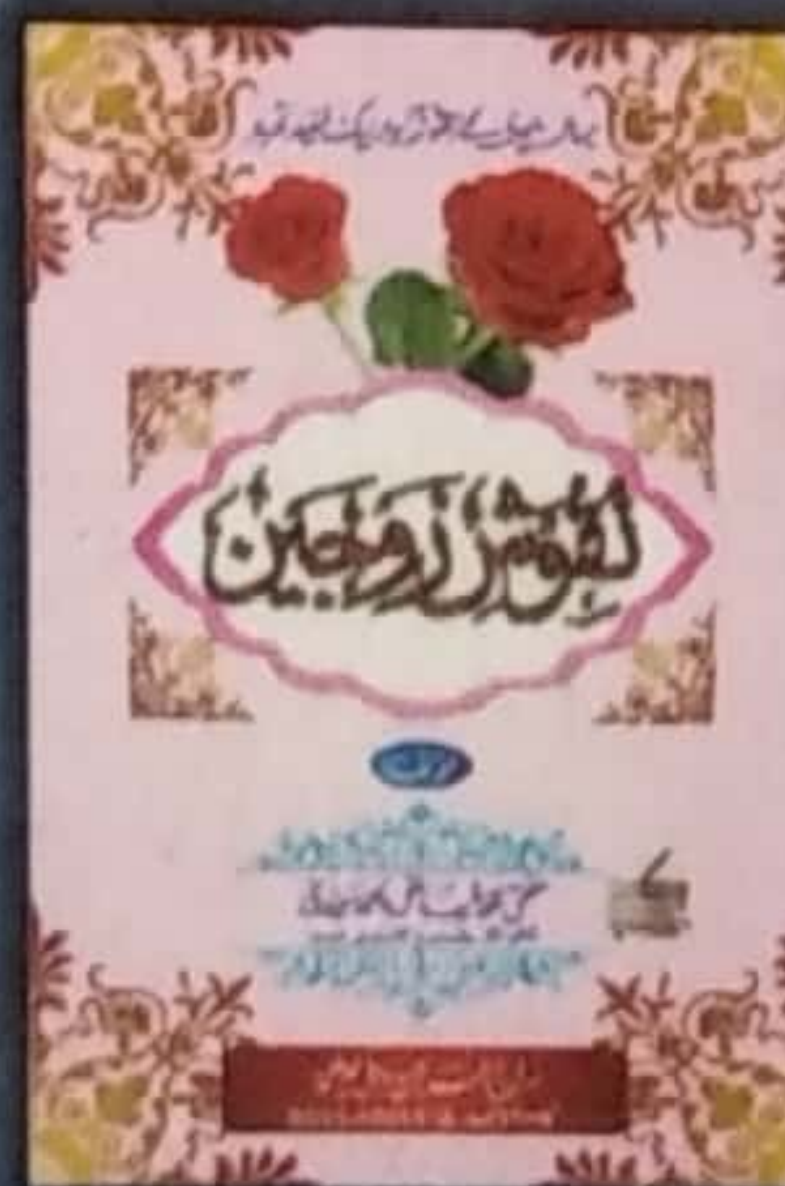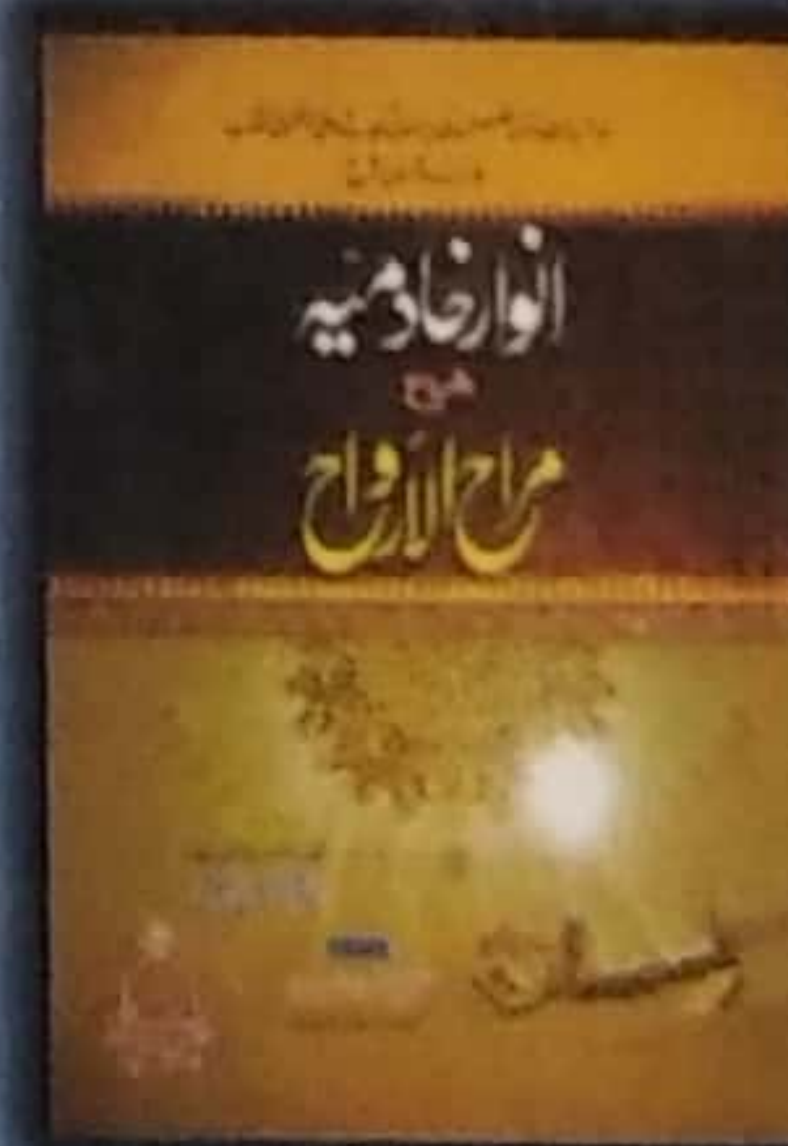
انوارِ خادمیہ
شرح
مراح الارواح

نقوشِ زوجین

شانِ سیدنا غوث الوریٰ

ملنے کے پتے

نظامیہ کتاب گھر (زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور)

مکتبہ دار النور (داتا دربار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ قادریہ (داتا دربار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ اعلیٰ حضرت (داتا دربار مارکیٹ لاہور)

فضل حق پبلی کیشنز (داتا دربار مارکیٹ لاہور)